قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

# الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 24 جنوری 2023ء | یکم رجب 1444 ہجری قمری | 24 صلح 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 20

## ارشادِ باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَـكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ‌ؕ وَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ‌ ۚ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ ۚ فَاِنۡ كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔـا وَّيَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ خَيۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۲۰﴾

(النساء:20)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی کرتے ہوئے عورتوں کا ورثہ لو اور انہیں اس غرض سے تنگ نہ کرو کہ تم جو کچھ انہیں دے بیٹھے ہو اس میں سے کچھ (پھر) لے بھاگو، سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں اور ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور اگر تم اُنہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

## فرمانِ خلیفۂ وقت

لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وارثت کے حقوق اور ان کا شرعی حصہ نہیں دیتے اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہوگی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو اُن کا حق بنتا ہے نہیں ملتا اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن مَیں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ بھائی یا دوسرے ورثاء بالکل معمولی سی رقم اس کے بدلہ میں دے دیتے ہیں حالانکہ اصل جائیداد کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔۔۔۔ اس لئے جو بھی حقیقت ہے، قطع نظر اس کے کہ آپ کے بھائی پر کوئی حرف آتا ہے یا ناراضگی ہو یا نہ ہو، حقیقت حال جو ہے وہ بہرحال واضح کرنی چاہئے۔ تا کہ ایک تو یہ کہ کسی کا حق مارا گیا ہے تو نظام حرکت میں آئے اور ان کو حق دلوایا جائے۔ دوسرے ایک چیز جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے شریعت کی رو سے اس سے وہ اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہی ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ نمبر 115-116)

## اس شمارہ میں


- ہم آن ملیں گے متوالو! (منظوم)
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً
- ممکنہ تیسری عالمی جنگ
- چاول
- غلط العام الفاظ کی درستی
- شمالی مقدونیہ میں جماعت احمدیہ کے تیسرے مرکز کا قیام


## فرمانِ رسولؐ

### رجب کا چاند دیکھنے کی دعا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجب کا مہینہ طلوع ہونے پر درج ذیل دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں بھی برکت ڈال اور ہمیں رمضان کے مہینہ تک پہنچا۔

(مشکاۃ باب الجمعۃ الفصل الثالث حدیث نمبر: 1369)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

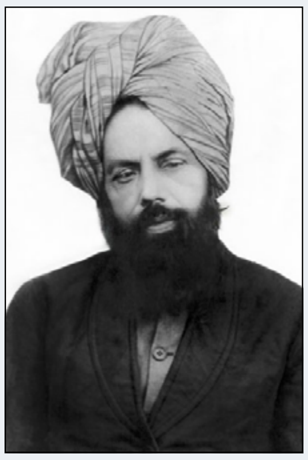

- ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے تو بخش دوں۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے خاوند کیا کرے؟ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

”اسے چاہئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دیدے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں سے ہے۔ شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 306 ایڈیشن 1984ء)

- ایک شخص مثلاً زید نام لاولد فوت ہوگیا ہے۔ زید کی ایک ہمشیرہ تھی جو زید کی حین حیات میں بیاہی گئی تھی۔ بہ سبب اس کے کہ خاوند سے بن نہ آئی، اپنے بھائی کے گھر میں رہتی تھی اور وہیں رہی یہاں تک کہ زید مرگیا۔ زید کے مرنے کے بعد اس عورت نے بغیر اس کے کہ پہلے خاوند سے باقاعدہ طلاق حاصل کرتی ایک اور شخص سے نکاح کرلیا جو کہ ناجائز ہے۔ زید کے ترکہ میں جو لوگ حقدار ہیں کیا ان کے درمیان انکی ہمشیرہ بھی شامل ہے یا اس کو حصہ نہیں ملنا چاہئے؟

حضرت نے فرمایا کہ: ”اس کو حصہ شرعی ملنا چاہئے کیونکہ بھائی کی زندگی میں وہ اس کے پاس رہی اور فاسق ہوجانے سے اس کا حق وراثت باطل نہیں ہوسکتا۔ شرعی حصہ اس کو برابر ملنا چاہئے۔ باقی معاملہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔۔۔ اس کے شرعی حق میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 294 ایڈیشن 1988ء)

## دربارِ خلافت

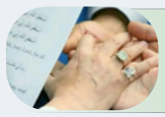

# دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمیں اس بات کو جاننے کی ضرورت ہے اور جائزے کی ضرورت ہے کہ ہم دیکھیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جنہیں یہ شوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ رمضان میں ایک مہینہ نہیں یا ایک مرتبہ اعتکاف بیٹھ کر پھر سارا سال یا کئی سال اس کا اظہار کر کے نہیں بلکہ مستقل مزاجی سے اس شوق اور لگن کو اپنے اوپر لاگو کر کے، تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب مستقل طور پر حاصل ہو، ہم میں سے کتنے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک کرتے ہوئے دعاؤں کے قبولیت کے نشان دکھاتا ہے، اُن سے بولتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر یہ معیار حاصل کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پس اسلام کے احیائے نو کا یہی تو وہ انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کرنے کے لئے آئے تھے۔ اگر واقع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہر ایک کو معلوم ہو اور آپ کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی ہر ایک میں تڑپ ہو، اگر ہمیں پتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کتنے عظیم نشانات دکھائے اور آپ کے ماننے والوں میں سے بھی بے شمار کو نشانات سے نوازا تو ہم میں سے ہر ایک اُس مقام کے حصول کی خواہش کرتا اور اس کے لئے کوشش کرتا جہاں اُس سے بھی براہِ راست یہ نشان ظاہر ہوتے اور اُسے نظر آتے۔ قوتِ ایمان میں وہ جلاء پیدا ہو جاتی جس کے ذریعہ سے پھر ایسی قوتِ ارادی پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ایک خاص جوش پیدا کر دیتی ہے۔

پس اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات جن کا اظہار اللہ تعالیٰ آج تک فرماتا چلا آ رہا ہے ہمارے دلوں میں ایک جوت جگانے والا ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے آپ علیہ السلام اور اپنے اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل آپ کے ہر اُسوہ کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس مقام پر پہنچ جائیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم سے ایک خاص پیار کا سلوک کر رہا ہو۔

ہم دنیاوی چیزوں میں تو دوسروں کی نقل کرتے ہیں۔ کسی کی اچھی چیز دیکھ کر اُس کو حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں اور پھر اس کے لئے کئی طریقے بھی استعمال کرتے ہیں، اور اس معاملے میں ہر ایک اپنی سوچ اور اپنی پہنچ کے مطابق عمل کرنے کی یا نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی کسی کا مثلاً اچھا، خوبصورت جوڑا ہی پہنا ہوا دیکھ لے، سوٹ پہنا ہوا دیکھ لے تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اُس کو بھی مل جائے اور اُس کے پاس بھی ایسا ہی ہو۔ کوئی کوئی اَور چیز دیکھتا ہے تو اُس کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو ٹی وی نے دنیا کو ایک دوسرے کے اتنا قریب کر دیا ہے کہ متوسط طبقہ تو الگ رہا، غریب افراد بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ میرے پاس زندگی کی فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے اور فلاں سہولت بھی موجود ہونی چاہئے۔ ٹی وی بھی ہو میرے پاس اور فریج بھی ہو میرے پاس کیونکہ فلاں کے پاس بھی ہے۔ وہ بھی تو میرے جیسا ہے۔ یہ نہیں سوچتے کہ اگر فلاں کو یا زید کو یہ چیزیں اُس کے کسی عزیز نے تحفۃً لے کر دی ہیں تو مجھے اس بات پر لالچ نہیں کرنا چاہئے۔ فوراً یہ خیال ہوتا ہے کہ زید کے پاس یہ چیز ہے تو میرے پاس بھی ہو اور پھر قرض کی کوشش ہو جاتی ہے۔ یا بعض لوگوں کو اس کام کے لئے بعض جگہوں پر امداد کی درخواست دینے کی بھی عادت ہوگئی ہے۔ بیشک جماعت کا فرض ہے کہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ضرورتمند کی ضرورت پوری کرے لیکن درخواست دینے والوں کو، خاص طور پر پاکستان، ہندوستان یا بعض اور غریب ممالک بھی ہیں، اُن کو جائز ضرورت کے لئے درخواست دینی چاہئے اور اپنی عزتِ نفس کا بھی بھرم رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ذرا بہتر معاشی حالت کے لوگ ہیں تو دیکھا دیکھی وہ بھی بعض چیزوں کی خواہش کرتے ہیں، نقل کرتے ہیں۔ کسی نئے قسم کا صوفہ دیکھا تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی۔ نئے ماڈل کے ٹی وی دیکھے تو اُس کو لینے کی خواہش ہوئی یا اسی طرح بجلی کی دوسری چیزیں یا اور gadget جو ہیں وہ دیکھے تو اُن کو لینے کی خواہش ہوئی۔ یا کاریں قرض لے کر بھی لے لیتے ہیں۔ضمناً یہ بھی یہاں بتا دوں کہ آجکل دنیا کے جو معاشی بدحالی کے حالات ہیں اُن کی ایک بڑی وجہ بنکوں کے ذریعہ سے ان سہولتوں کے لئے سُود پر لئے ہوئے قرض بھی ہیں۔سُود ایک بڑی لعنت ہے۔ جب چیزیں لینی ہوں تو یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ اُن کو کہاں لے جائے گا۔ بہر حال یہ چیزیں خریدنا یا سود پر قرض دینا ہی ہے جس نے آخر کار بہتوں کو دیوالیہ کر دیا۔

(خطبہ جمعہ 24/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

# ہم آن ملیں گے متوالو!

## کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

ہم آن ملیں گے متوالو، بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، دید کے ترسوں کی

ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے تو فرطِ طرب سے دونوں کی
آنکھیں ساون برسائیں گی اور پیاس بجھے گی برسوں کی

تم دور دور کے دیسوں سے، جب قافلہ قافلہ آؤ گے
تو میرے دل کے کھیتوں میں، پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

یہ عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لد جائیں گے
موسم بدلیں گے، رُت آئے گی ساجن! پیار کے دَرسوں کی

مرے بھولے بھالے حبیب مجھے لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک اُنہی کو دُکھ دیتی ہے، جدائی لمبے عرصوں کی؟

یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی، تم دیکھو گے
ہم آئیں گے، جھوٹی نکلے گی، لاف خدا ناترسوں کی

دور ہو گی کلفت عرصوں کی
اور پیاس بجھے گی برسوں کی

ہم گیت ملن کے گائیں گے
پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

(الفضل ربوہ۔صد سالہ جشن تشکر نمبر 1989ء)

مختار احمد

# تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً

## کتاب الغسل

قسط 15

**سوال:** حصول طہارت کی قرآن کریم میں کیا تعلیم ہے؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کر کے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو اور اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور اس حالت میں تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاکیزہ مٹی کا تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لیا کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں بہت پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تا کہ تم شکر کیا کرو (المائدہ 7)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم مدہوشی کی کیفیت میں ہو یہاں تک کہ اس قابل ہو جاؤ کہ تمہیں علم ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور نہ ہی جنبی ہونے کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) یہاں تک کہ نہا لو سوائے اس کے کہ تم مسافر ہو اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم میں سے کوئی طبعی حوائج سے فارغ ہوا ہو یا تم نے عورتوں سے تعلق قائم کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو خشک پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو سو تم اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مسح کرو یقیناً اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے (النساء: 44)

**سوال:** کیا غسل سے پہلے وضو کرنا چاہئے؟

**جواب:** نبی کریمؐ جب غسل فرماتے تو آپؐ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اسی طرح وضو کرتے جیسا نماز کے لیے آپؐ وضو کیا کرتے تھے۔ پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

**سوال:** میاں بیوی کا ایک ہی برتن میں غسل کرنا جائز ہے؟

**جواب:** عائشہؓ اور میمونہؓ کی روایات ہیں نبی کریمؐ ہمارے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے

**سوال:** کتنے پانی سے غسل کیا جاسکتا ہے؟

**جواب:** جابر بن عبداللہؓ اور عائشہؓ کی روایات ہیں کہ غسل کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ (صاع تقریباً پونے تین کلو)

**سوال:** دورانِ غسل سر پر کتنی مرتبہ پانی بہانا چاہئے؟

**جواب:** رسول اللہؐ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں اور آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

**سوال:** زیادہ بالوں والے آدمی کے غسل کے لئے کتنا پانی ہونا چاہئے؟

**جواب:** جابر نے بیان کیا کہ میرے پاس تمہارے چچا کے بیٹے ان کی مراد حسن بن محمد ابن حنفیہ سے تھی آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ جنابت کے غسل کا کیا طریقہ ہے؟

میں نے کہا کہ نبی کریمؐ تین چلو پانی لیتے اور ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے۔ پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے تھے۔ حسن نے اس پر کہا کہ میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ نبی کریمؐ کے بال تم سے زیادہ تھے۔

**سوال:** اگر ایک مرتبہ بدن پر پانی ڈال کر غسل کیا جائے تو کافی ہو گا؟

**جواب:** ام المؤمنین میمونہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نے اپنے وضو والے اعضاء دو دو مرتبہ دھوئے اور غسل میں صرف ایک ہی مرتبہ پانی جسم اطہر پر بہایا۔

**سوال:** غسل سے پہلے کوئی چیز سر پہ لگانا جائز ہے؟

**جواب:** عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح کی ایک چیز منگواتے اور اپنے سر پہ لگاتے۔ پھر پانی اپنے ہاتھ میں لیتے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتداء کرتے۔ پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔

**سوال:** کیا گندگی صاف کر کے ہاتھ مٹی سے ملنا چاہئے؟

**جواب:** میمونہؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ نے غسل جنابت کیا تو پہلے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ سے دھویا۔ پھر ہاتھ کو دیوار پر رگڑ کر دھویا۔ پھر نماز کی طرح وضو کیا اور جب آپؐ اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

**سوال:** کیا جنبی اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈال سکتا ہے؟

**جواب:** عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہؐ غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنا ہاتھ دھوتے اور بعض اوقات ایک برتن میں اس طرح غسل کرتے تھے کہ ہمارے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے تھے۔ ابن عمر، ابن عباس اور براءؓ بن عازب رضی اللہ عنہم جنبی کے ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں پڑ جائیں یا جنبی کے غسل والے پانی کے قطرے دوسرے برتن میں گر جائیں تو کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے۔

سوال کیا وضو کے اعضاء وقفہ ڈال کر بھی دھوئے جاسکتے ہیں؟

**جواب:** میمونہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے غسل کر لینے کے بعد پاؤں کو دھویا۔ ابن عمرؓ نے اپنے قدموں کو وضو کردہ اعضاء کے خشک ہونے کے بعد دھویا۔

**سوال:** کیا یہ جائز ہے کہ کوئی اپنی کئی بیویوں سے ہمبستر ہو کر ایک ہی بار غسل کرے؟

**جواب:** عائشہؓ کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا، اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے میں نے تو رسول اللہؐ کو خوشبو لگائی پھر آپؐ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور صبح کو احرام اس حالت میں باندھا کہ خوشبو سے بدن مہک رہا تھا۔

انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ دن اور رات کے ایک ہی وقت میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس گئے۔ آپؐ کو تیس مردوں کے برابر طاقت دی گئی ہے۔

**سوال:** غسل کے بعد بھی خوشبو کا اثر باقی رہے تو کیا کوئی مضائقہ ہے؟

**جواب:** عائشہؓ سے ابن عمرؓ کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کرسکتا کہ میں احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو عائشہؓ نے فرمایا: میں نے خود نبی کریمؐ کو خوشبو لگائی۔ پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے اور نبی کریمؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپؐ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

**سوال:** سر پہ پانی کب بہایا جائے؟

**جواب:** ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ غسل کرتے وقت اپنے ہاتھوں سے بالوں کا خلال کرتے اور جب یقین کر لیتے کہ جسم تر ہو گیا ہے۔ تو تین مرتبہ اس پر پانی بہاتے، پھر تمام بدن کا غسل کرتے۔

**سوال:** کسی پر غسل واجب ہو اور وہ بھول کر مسجد آ جائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

**جواب:** ابوہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہوگئیں، لوگ کھڑے تھے کہ رسول اللہؐ اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے۔ جب آپؐ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ پس آپؐ نے ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور آپ واپس چلے گئے۔ پھر آپؐ نے غسل کیا اور واپس ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپؐ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور ہم نے آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔

**سوال:** تنہائی میں ننگے ہو کر یا کپڑا باندھ کر غسل کرنا چاہئے؟

**جواب:** نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اللہ لوگوں کے مقابلے میں زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن موسیٰ علیہ السلام تنہا پردہ سے غسل فرماتے۔

**سوال:** کیا لوگوں میں نہاتے وقت پردہ کرنا ضروری ہے؟

**جواب:** ام ہانی بنت ابی طالب نے بیان فرمایا کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپؐ غسل فرما رہے ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر رکھا ہے۔ نبی کریمؐ نے پوچھا یہ کون ہیں۔ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

**سوال:** کیا جنبی غسل سے پہلے کسی سے دعا سلام کرسکتا ہے؟

**جواب:** ابوہریرہؓ فرمایا کہ میری ملاقات رسول اللہؐ سے ہوئی۔ اس وقت میں جنبی تھا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپؐ کے ساتھ چلنے لگا۔ آخر آپؐ ایک جگہ بیٹھ گئے اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپؐ ابھی بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ نے دریافت فرمایا اے ابوہریرہ! کہاں چلے گئے تھے، میں نے واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا سبحان اللہ! مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

**سوال:** کیا مباشرت کے بعد غسل کئے بغیر سونا جائز ہے؟

**جواب:** حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا نبی کریمؐ جنابت کی حالت میں گھر میں سوتے تھے؟ کہا ہاں لیکن وضو کر لیتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں، وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہو۔

**سوال:** غسل جنابت کب واجب ہوتا ہے؟

**جواب:** نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہار زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کے لیے کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

سید انور احمد شاہ۔ برکینا فاسو

# ممکنہ تیسری عالمی جنگ

قسط 3

## 8۔ جنگ عظیم اول

جون 1914ء کو صوبہ بوسنیا کے شہر سارا جیوو میں ایک دہشت گرد گروپ نے آرچ ڈیوک اور آسٹرین ولی عہد فرانز فرڈینڈ اور ان کی اہلیہ کو قتل کر دیا جب وہ ایک سرکاری دورے پر تھے۔ 23/ جولائی کو جرمن آشیر باد کے ساتھ آسٹریا اور ہنگری نے سربیا کو جنگ کا الٹی میٹم دے دیا۔ 30/ جولائی کو روس نے سربیا کی حمایت کا اعلان کر دیا، اس کے ساتھ ہی جرمنی نے روس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فرانس بھی جنگ میں کود پڑا۔ 2/ اگست کو جرمنی نے بیلجیئم کو حکم دیا کہ وہ جرمن فوجوں کو راستہ اپنے ملک میں سے گزرنے کا دے جس کو بیلجیئم نے رد کر دیا۔ 3/ اگست کو جرمنی نے فرانس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی جرمنی نے بیلجیئم پر حملہ کر دیا، اس وقت ترکی اور اٹلی نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا۔

برطانیہ نے جرمنی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ دوسری طرف امریکہ نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا۔ 7/ اگست جرمنی نے بیلجیئم کے قلعہ لیج پر قبضہ کر لیا۔ 12/ اگست کو روس نے EAST PRUSSIA پر حملہ کر دیا۔ اگست 1914ء میں یونان نے غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا جبکہ اس وقت تک قریباً تمام محاذوں پر جنگ چھڑ چکی تھی۔ 10/ اکتوبر کو جرمنی نے بیلجیئم کے شہر آنتورپ کو فتح کر لیا۔ یکم نومبر کو ترکی نے اعلانِ جنگ کر دیا۔ اگلے دن روس اور سربیا نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ 5/ نومبر کو برطانیہ اور فرانس نے بھی ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ 11/ نومبر کو سلطنت عثمانیہ کے سلطان نے بطور خلیفہ برطانیہ اور فرانس کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ 2/ جنوری 1915ء روس نے برطانیہ کو مشورہ دیا کہ وہ ترکی کو الجھائے۔ 3/ فروری 1915ء ترکی کی افواج نہر سویز کو عبور کرنے میں ناکام ہوگئیں۔ مارچ 1915ء میں اتحادی فوجوں نے ترکی کی آبنائے دار دانیل کے بیرون پر بمباری شروع کر دی۔ اینگلو فرانس بحریہ نے ترکی کے شانک پر جو ایشائی سمت میں واقع ہے حملہ کیا اور اپنے تین بحری جنگی جہازوں کے تباہ ہونے کے بعد پسپائی اختیار کر لی۔ 22/ مارچ روس نے پولینڈ کے شہر پر فتح حاصل کی اور ایک لاکھ قیدی ہاتھ آئے۔ 22/ اپریل کو جرمنی نے پہلی مرتبہ زہریلی گیس کا استعمال کیا مغربی محاذ پر۔ 25/ اپریل کو اتحادی فوجوں نے گلیپولی پر حملہ کا آغاز کر دیا۔ 10/ اگست 1915ء کو ترکی نے جوابی کاروائی میں برطانیہ اور نیوزی لینڈ کی فوجوں کو گلیپولی سے نکال باہر کیا۔ 23/ مئی 1915ء کو اٹلی کی حکومت نے آسٹریا اور ہنگری کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا مئی کو برطانیہ اور فرانس نے اپنی ایمونیشن/ اسلحہ سے متعلق وزارتوں کو مدغم کرنے کا فیصلہ کیا تا اسلحہ کی مختلف محاذوں پر نئی ضرورتوں کو احسن طور پر پورا کیا جائے۔ جولائی 1915ء کو روس نے آسٹریا اور ہنگری کے علاقہ گالیشیا سے پسپائی اختیار کر لی۔ 7/ اگست 1915ء زار روس نے روسی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ 19/ ستمبر 1915ء کو جرمنی نے ویلنس شہر پر قبضہ کر لیا اور اس طرح سے جرمنی کو پولینڈ اور لیتھونیا پر مکمل قبضہ حاصل ہو گیا۔ 25/ ستمبر 1915ء کو جنگِ لُوس میں برطانوی فوجوں نے پہلی مرتبہ کیمیائی گیس کا استعمال پیدل فوج کے حملہ سے قبل کیا مگر اس گیس کا درمیانی اور بائیں جانب کا حصہ ناکام رہا اور ہوا کے ساتھ واپس برطانوی مورچوں کی طرف ہی آ گیا۔ 27/ ستمبر کو یونان کے بادشاہ کانسٹنٹائن نے مقدونیہ کے علاقہ سالونیکا میں اتحادی فوجوں کی آمد کی حمایت کر دی۔ 5/ اکتوبر 1915ء کو جرمنی اور آسٹریا نے سربیا پر مشترکہ حملہ کر دیا۔ دوسری طرف فرانس اور برطانیہ کی فوجیں سالونیکا میں اتر گئیں۔ 9/ اکتوبر کو سربیا کے شہر بلغراد پر جرمن آسٹرین فوج نے قبضہ کر لیا اور آسٹریا نے اس کے بعد مونٹی نیگرو پر دھاوا بول دیا۔ اکتوبر بلغاریہ کی فوجیں سربیا میں داخل ہوگئیں۔ 27/ جنوری 1916ء برطانیہ نے قانون بنایا کہ 18 سے 41 سال کے درمیان مردوں پر فوج میں بھرتی لازمی ہوگی۔ 25/ مئی 1916ء میسوپوتامیہ میں برطانوی اور ہندوستانی فوجی جنگی قیدی بنا لئے گئے جبکہ 3000 غیر فوجیوں کو قید کر لیا گیا۔ جون 1916ء شریف حسین نے مدینہ میں بغاوت کر دی اور ارض حجاز کی آزادی کا مطالبہ کر دیا۔ 27/ اگست 1916ء رومانیہ نے آسٹریا اور ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ 6/ ستمبر کو رومانیہ نے ٹرانسلوینیا کا مکمل قبضہ حاصل کر لیا۔ 15/ ستمبر برطانوی فوجوں نے پہلی مرتبہ، سوم، کی جنگ میں ٹینک کا استعمال کیا۔ جنگِ سوم 25/ نومبر 1916ء کو ختم ہوگئی۔

اکتوبر 1916ء جرمن نے ٹرانسلوینیا اور دوبروجا کو فتح کر لیا۔ 11/ اکتوبر 1916ء کو اتحادی فوجوں نے یونان کی فوج کو غیر مسلح کر دیا جس پر ایتھنز میں مظاہرے کئے گئے۔ یکم فروری 1917ء جرمن نے آبدوزوں کا بے دریغ استعمال شروع کر دیا۔ 20/ فروری کو ارض حجاز میں حجاز ریلوے پر پہلا حملہ باغیوں کی طرف سے ہوا۔ 11/ مارچ 1917ء کو جنرل ماؤد نے بغداد کو فتح کر لیا۔ 12/ مارچ انقلاب روس کا آغاز ہو گیا۔ 15/ مارچ 1917ء زار روس نے خود کو معزول کر لیا۔ 6/ اپریل 1917ء امریکہ نے جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ اپریل 1917ء کو لینن پیٹروگراڈ میں پہنچ گیا۔ 12/ جون 1917ء یونان کے بادشاہ کانسٹنٹائن نے خود کو معزول کر لیا اور اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھا دیا۔ جبکہ اتحادی فوجیں یونان کے شہر پیراؤس میں داخل ہوگئیں۔ 31/ اکتوبر اٹالین فوجوں نے فلسطین میں غزہ کی تیسری جنگ کا آغاز کر دیا۔ 6/ نومبر 1917ء کو کینیڈا نے پاسکاندیل پر قبضہ کر لیا (برطانیہ کے زیر اثر مملکت ہونے کے ناطے برطانوی اعلان جنگ کینیڈا پر از خود اطلاق پاتا تھا)۔ 7/ نومبر کو فوجی بغاوت کے ذریعے جسے انقلاب اکتوبر بھی کہا جاتا ہے۔ عارضی حکومت کو معزول کر دیا گیا اور سوویت نے روس کا انصرام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ روس کا جنگی معاہدہ جو فرانس اور برطانیہ کے ساتھ تھا اس کو ختم کر دیا گیا۔ روس کا جہاں تک تعلق ہے ان سب امور کا مطلب تھا جنگ کا خاتمہ۔

8/ نومبر کو لینن نے امن کی تجویز پیش کی جس میں کہا گیا کہ نہ تو تاوان دیا جائے گا اور نہ ہی کسی علاقہ پر تسلط دیا جائے گا۔ 16/ نومبر 1917ء جنرل ایڈمنڈ ایلن بائے، ایک برطانوی جرنیل نے یروشلم کی طرف پیش قدمی جاری رکھی دسمبر 1917ء کو یروشلم کو فتح کر لیا۔ 10/ دسمبر 1917ء کو رومانیہ اور سنٹرل کمان میں جنگ بندی ہوگئی۔ دسمبر کو روس اور سنٹرل کمان میں جنگ بندی طے پا گئی۔ 9/ فروری 1918ء جرمنی اور یوکرائین کے مابین الگ ایک امن معاہدہ طے پا گیا۔ 19/ فروری 1918ء جرمن فوجوں نے پیٹروگراڈ کے اندر 80 کلومیٹر تک پیش قدمی کی۔ 3/ مارچ 1918ء روس جنگ سے دستبردار ہوگیا۔ جنرل ایلن بائے نے فلسطین میں جنگ المجید و جیت لی۔ 20/ ستمبر 1918ء رائل ایئر فورس کے جہازوں نے وادئ فارا میں ترک سیونتھ آرمی کو تباہ کر دیا۔ 23/ ستمبر 1918ء کو برطانوی فوج نے آکرے اور حیفہ پر قبضہ کر لیا۔ یکم اکتوبر جنرل ایلن بائے اور لارنس دونوں بیک وقت دمشق میں پہنچ گئے۔ اکتوبر 1918ء کو اتحادی فوجوں نے اٹلی کے شہر وتوریو وانیتو میں جنگ جیت لی اور اس کے بعد ان کی پیش قدمی کی وجہ سے چیکوسلاویکیہ سربیا کروشیا اور پولینڈ کی فوجوں نے بھاری تعداد میں راہِ فرار اختیار کی۔ 30/ اکتوبر 1918ء کو برطانیہ اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان جنگ بندی معاہدہ ہوگیا اور سلطنت عثمانیہ عالمی جنگ سے باہر ہوگئی۔ 3/ نومبر آسٹریا اور ہنگری نے جنگ بندی کا معاہدہ کر لیا۔ قیصر ویلہلم دوم نے خود کو معزول کر لیا۔ نومبر 1918ء اتحادیوں اور جرمنی کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہو گیا۔ 18/ مارچ 1918ء سلطنت عثمانیہ کی شاہی عثمانیہ پارلیمنٹ کا آخری اجلاس منعقد ہوا۔ جبکہ 23/ اپریل کو کمال اتاترک کی حکومت بحال ہوگئی 25/ اپریل 1918ء لیگ آف نیشنز نے میسوپوتامیہ اور فلسطین کے لئے اکثریت رائے سے ان کو برطانوی انتظام کے تحت دے دیا۔

### جنگ عظیم اول میں قیصر ویلہلم (1859ء سے 1941ء) کا کردار

یہ تیسرا جرمن بادشاہ تھا اس نے برطانوی بحریہ کو خوف زدہ کرنے کے لئے جرمن بحریہ کو وسعت دی اس نے بہت نفرت آمیز طریق سے جرمنی کی فوقیت اور حب الوطنی کا پرچار کیا جس کی وجہ سے وہ ایک ناپسندیدہ شخصیت بن گیا اس نے یورپ میں اسلحہ کی دوڑ کا آغاز کیا وہ پہلی جنگ عظیم کے لئے براہ راست ذمہ دار تھا اور دوسری جنگ عظیم کے لئے بالواسطہ ذمہ دار تھا۔

(مندرجہ بالا مواد بشکریہ کتاب ورلڈ وار ون)

## جنگ عظیم اول میں یہودیوں کا کردار

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سورۃ بنی اسرائیل (کی آیت 61 صفحہ 358 کی تفسیر میں فرمایا۔۔۔۔ چنانچہ دیکھ لو کہ گزشتہ جنگ عظیم (اول) بھی یہود کی دخل اندازی کی وجہ سے ہوئی تھی اور موجودہ جنگ (عظیم دوم) بھی انہی کی وجہ سے ہے۔ پہلی جنگ میں یہود نے منظم طور پر جرمنی کے خلاف کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جرمنوں نے یہود پر ظلم کرنا شروع کیا اور بدلہ لیا، انہوں نے پھر ان کے خلاف پروپیگنڈا کیا اور موجودہ جنگ شروع ہوئی۔ روس کے انقلاب میں بھی کہ وہ اس عذاب کا ایک حصہ ہے یہود کا سب سے بڑا دخل ہے اور روس کے کئی بڑے بڑے لیڈر یہودی النسل ہیں۔ پہلی جنگ عظیم سے پہلے بعض اخبارات نے یہود کی بعض تحریرات شائع کی تھیں کہ یہود سازش کر رہے ہیں کہ ایک بڑی جنگ کرا کے فلسطین واپس لینے کے سامان پیدا کریں۔ آئندہ واقعات نے اس کی تصدیق کر دی مگر جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے یہود کا فلسطین میں آنا عارضی ہوگا ان کو یہ ملک دائمی طور پر نہیں مل سکتا کیونکہ دائمی طور پر تو یہ ملک مسلمانوں کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 358)

## 9۔ جنگ عظیم دوم

جنگ عظیم دوم کے اسباب کے ذیل میں کتاب ''ورلڈ وار ٹو'' کا مصنف لکھتا ہے کہ پس جب 28/ جون 1919ء کو توپوں کی گھن گرج میں جنگ بندی کے معاہدہ کا اعلان کیا گیا تو اس وقت جہاں جنگ عظیم اول کو

دفن کیا جا رہا تھا عین اسی وقت جنگ عظیم دوم کا بیج بو دیا گیا تھا۔۔۔ جنگ عظیم دوم کا فوری سبب جو چیز بنی وہ معاہدہ ورسیلز تھا۔۔۔۔ کیونکہ اس معاہدہ میں 11/ نومبر 1918ء میں طے پانے والی جنگ بندی کے معاہدہ کو اتحادیوں نے سبوتاژ کر دیا تھا، اور اس وجہ سے جو توہین آمیز سلوک جرمنی کے ساتھ روا رکھا گیا اس نے آگے چل کر ہٹلر کو پورے جرمنی کو اپنا ہمنوا بنانے اور ایک جنگجو قوم میں تبدیل کرنے کا جواز مہیا کر دیا تھا، اس طرح جب جب ہٹلر نے ورسیلز معاہدہ کی خلاف ورزیاں کیں وہ جرمن قوم کی نظر میں حق بجانب تھا۔

اس واقعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

جنگ عظیم اول ہوئی تو عالمی طاقتوں نے یہ غور کیا کہ جرمنی کے متعلق ایسی کاروائیاں کرنی چاہئیں کہ وہ پھر کبھی اٹھ ہی نہ سکے اور اس کو پھر کبھی یہ خیال نہ آسکے کہ میں بھی دنیا میں کوئی کردار ادا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بہت سے اقدامات کئے ان میں سے ایک اقدام یہ بھی تھا کہ ان پر پابندی لگ گئی کہ غالباً ایک لاکھ یا اس کے لگ بھگ سے زیادہ فوج نہیں رکھ سکتا اور اس طرح وہ مطمئن ہو گئے کہ ایک لاکھ فوج کے ساتھ جرمنی سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ ادھر جرمنی میں ہٹلر کے ایک جرنیل نے یہ مشورہ ہٹلر کو دیا کہ ایک لاکھ فوجی بھرتی کرنے کی بجائے ایک لاکھ افسروں کو ٹرینڈ کرتے ہیں اور اس طرح ہر ایک سپاہی نہیں بلکہ ایک انسٹرکٹر ہو گا۔ دوسری ترکیب یہ ہوئی کہ وقتاً فوقتاً مثلاً دس ہزار افسروں کو فارغ کر دیا جائے گا اور ان کی جگہ دس ہزار اور افسروں کو بھرتی کر کے ٹرینڈ کیا جائے گا اور فارغ کئے جانے والے افسر تعلیمی اداروں میں طلبا کو ٹرینڈ کریں گے۔ یورپ میں سب سے پہلے اس سکیم کو چرچل نے بھانپ لیا اور اس نے ان الفاظ میں توجہ دلائی کہ میں خطرے کی گھنٹی تو بجا رہا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ میں بھی بہت لیٹ ہو چکا ہوں۔ کیونکہ اس وقت تک جرمنی ایک فوجی طاقت بن چکا تھا۔ اب غور یہ کرنا تھا کہ جو کچھ نقصان ہو چکا ہے اس کی تلافی کیسے کی جائے۔

(ماخوذ از مشعل راہ جلد سوم صفحہ 286-287)

مصنف، ورلڈ وار ٹو، لکھتا ہے کہ اکتوبر 1918ء میں جرمنی کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اتحادیوں کے وہ 14 نکات کو قبول کرلے جو صدر ولسن نے اپنی تقریر میں بیان کئے تھے۔ جرمن کو دبا دینے والی ان کوششوں کی بابت مختلف انصاف پسند دانشوروں نے آواز اٹھائی، اٹلی کے وزیر اعظم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جرمن کو ایسا ایک موقع بھی نہ دیا گیا کہ اس کو سنا جائے جبکہ چرچ کے پرانے قانون کے مطابق یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو سنا جائے گا، یہاں تک کہ شیطان کو بھی۔

## Etiam diabulus ailuster

سر ونسٹن چرچل نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا، ہم اپنے زبردستی اور جبر کے تمام ذرائع کو بھرپور طور پر استعمال کر رہے ہیں۔۔۔ جرمنی اس وقت قحط کے دہانے پر کھڑا ہے۔۔۔ سب سے پہلے یہ کہ ان کو بنیادی خوراک میسر نہیں ہے، دوسرے جرمن جن حالات میں سے گزر رہے ہیں، جرمنی کے سارے کے سارے قومی اور معاشرتی ڈھانچے کو اس فاقہ مستی اور غیر صحت مندانہ خوراک کی وجہ سے شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ایک اور مفکر کینیز نے لکھا، اور پھر شروع ہوا چرب زبانی کے ساتھ ساتھ معاہدہ کی بال کی کھال اتارنے کا مرحلہ اور ان تانوں بانوں کی مدد سے وہ کپڑا تیار کیا گیا جس کی مدد سے آخر کار اس معاہدہ کی ساری تحریر کو انتہائی غیر مخلصانہ اور بے رحم جامہ پہنا دیا گیا۔ اس وقت پیرس کی تمام جادوگر زبانوں پر یہ الفاظ رکھ دیئے گئے تھے

Fair is foul,and foul is fair,
Hover in the fog and filthy air.

یعنی جو درست نظر آ رہا ہے وہ ضروری نہیں کہ درست ہی ہو وہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور جو کچھ آپ کو نظر آ رہا ہے وہ آپ کی نظر کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے (یہ مکالمہ میکبتھ اور جادوگرنیوں کے مابین ہوا تھا) اسی طرح 25/ مارچ 1919ء کو لائیڈ جارج نے ایک خط میں لکھا ہو سکتا ہے کہ آپ جرمن فوج کی قوت بازو کو کم کرتے کرتے محض ایک پولیس فورس بنا دو اور اس کی بحریہ کو ایک کمزور ترین بحریہ لیکن جب اس کو اس بات کا احساس ہو گا کہ اس کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کیا گیا ہے تو لا محالہ وہ فاتح قوموں سے اس کے انتقام کے لئے راہ ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔ فتح کے موقع پر کی گئی ناانصافیاں، تکبر اور نخوت کو کبھی بھی مفتوح کی طرف سے نہ معاف کیا جاتا ہے نہ ہی بھلایا جا سکتا ہے۔

اکتوبر 1923ء میں فرانس نے ایک تحریک کی پشت پناہی شروع کی جس کا مقصد ایک آزاد کیتھولک سلطنت کا قیام تھا، اس تحریک میں سے اڈولف ہٹلر برآمد ہوا۔ ہٹلر نے جنگ عظیم اول میں لانس کارپورل کے طور پر حصہ لیا تھا۔ جنگ بندی کے معاہدہ کے بعد اس نے ایک پانچ افراد پر مشتمل ایک جرمن لیبر پارٹی کے نام سے سیاسی جماعت بنائی جس کا وہ سربراہ تھا۔ بعد میں اس کا نام نیشنل سوشل جرمن لیبر پارٹی رکھ دیا گیا/9 نومبر 1923ء کو قریباً تیس ہزار افراد نے ایک جلوس نکالا جس کو منتشر کر دیا گیا اور ہٹلر کو گرفتار کر کے قلعہ لینڈزبرگ میں پانچ سال کے لئے قید کر دیا گیا اس قید کے دوران ہٹلر نے ایک کتاب لکھی۔ جرمنی پر ہونے والی ناانصافیوں اور اس کو دیوار سے لگا دینے کی تمام کوششوں کے جواب میں اب ایک نئے جرمنی نے جنم لینا شروع کر دیا تھا نیشنلسٹ سوشل پارٹی نازی نے 1930ء میں دوسری بڑی پارٹی کی حیثیت اختیار کر لی تھی اور 1933ء میں ہٹلر جرمنی کا چانسلر بن گیا 1933ء میں جرمنی اور پولینڈ کے درمیان شدید مخاصمت چل رہی تھی جرمنی پولینڈ سے 'کاریڈور' یعنی ایک گزرگاہ کا مطالبہ کر رہا تھا اور اس کے علاوہ ڈانزنگ شہر بھی واپس مانگ رہا تھا جرمنی نے 1934ء میں پولینڈ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ تمام معاملات مذاکرات کے ذریعے سے ہوں گے اور اگلے دس سال تک کسی بھی جھگڑے کو جنگ سے نہیں مذاکرات سے حل کیا جائے گا۔ 16/ مارچ 1935ء میں ہٹلر نے اعلان کیا جس میں اس نے فوج میں بھرتی ہونا ہر ایک پر لازم قرار دے دیا۔ 13/ مارچ 1938ء کو ہٹلر نے آسٹریا کو اپنی نو آبادی بنا لیا۔ اکتوبر 1938ء چیکوسلواکیہ کے علاقہ سوڈیٹن پر قبضہ کرلیا اور 13/ مارچ 1939ء کو تمام چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر لیا۔ ہٹلر نے اگلے ہفتے 21/ مارچ کو مطالبہ کر دیا کہ شہر کو اس کے حوالے کیا جائے اور جرمن کو پولینڈ میں سے ایک راستہ کاریڈور مہیا کیا جائے۔ اس موقع پر برطانوی وزیر اعظم این چیمبرلین نے پولینڈ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا۔ ان حالات میں ایک اور حیران کن معاملہ وقوع پذیر ہوا اور روس نے برطانیہ کو چھوڑ کر جرمنی کے ساتھ معاہدہ کر لیا۔ مؤرخہ یکم ستمبر 1939ء ٹھیک بیس سال بعد جب جنگ عظیم اول کی فاتحین اقوام اپنے دشمنوں پر لگائی ہوئی تجارتی پابندیاں اٹھانے کے اعلان کر رہی تھیں جرمنی نے جنگ پر سے پابندی اٹھا دی اور پولینڈ پر حملہ کر دیا، اٹھارہ دن کی جنگ کے بعد پولینڈ کی حالت اس طرح ہو گئی تھی جیسے تاش کے پتوں سے بنا ہوا مکان۔ جنوری 1940ء میں جرمنی نے رومانیہ کو فتح کر لیا اور بلغاریہ پر دباؤ بڑھا دیا اور دو ماہ بعد یکم مارچ 1940ء کو اس پر قبضہ کر لیا۔ اب باری تھی یوگوسلاویہ کی لہٰذا اپریل 1940ء کو جرمنی نے بیک وقت یوگوسلاویہ اور یونان پر حملہ کر دیا۔ جون 1940ء کو جرمنی نے فرانس کو شکست دی، ساٹھ ہزار لوگ ہلاک ہو گئے۔ دو ملین سے زیادہ سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دیئے، ملک پر بہت بھاری جنگی تاوان لگایا گیا جو اگلے کئی سالوں تک ادا کرنا تھا۔ فرانس نے اپنے ایک سفیر پے تاں کو سپین سے بلوایا تاوہ فرانس کی طرف سے معاہدہ پر دستخط کرے۔ پے تاں ایک 84 سالہ ریٹائرڈ جرنیل تھا جس نے 1916ء میں جرمنی کی فوجوں کو واردون کے مقام پر پیش قدمی سے روک دیا تھا، خیال یہ تھا کہ اس کے آنے سے فرانس کے عام شہری کا مورال بلند ہو گا۔ لیکن جرمن پروپیگنڈا کے باعث ایسا نہ ہو سکا، جرمنی نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ یہ انگلینڈ اور امریکہ ہیں جو جنگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ جون 1940ء میں شمالی افریقہ جنگ کا میدان بنا جب اٹلی جرمنی کی حمایت میں برطانیہ کو تباہ کرنے کے لئے جنگ میں شامل ہوا۔ اٹلی کی فوجوں نے اگست میں سومالی لینڈ کو برطانیہ سے آزاد کروا لیا۔ ستمبر میں مارشل روڈولف گرازیانی کی فوجیں مصر میں 60 میل تک اندر داخل ہو گئیں۔ البتہ برطانوی فوجوں نے بڑی حکمت عملی کے ساتھ اٹلی کی فوجوں کو نیچے بندرگاہ کی طرف دھکیل دیا اور عملی طور پر ان کی جنگی صلاحیتوں کو ناکارہ کر دیا۔ اٹلی کی پسپا ہوتی فوج کو اس وقت سہارا ملا جب جرمن فوج جنرل رومیل کی سربراہی میں 1941ء میں افریقی محاذ پر ان کی مدد کو پہنچی۔ جنرل رومیل کی فوج ہر چیز کو روندتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ الامیان کے مقام تک جا پہنچے۔ یہاں پر ٹینکوں کی جنگ ہوئی اور جرمن فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ ان کے تیس ٹینک تباہ ہوئے اور برطانوی فوج نے جرمن فوج کو واپس دھکیل دیا جہاں سے انہوں نے حملہ (پیش قدمی) کا آغاز کیا تھا۔ اگست میں برطانوی جنرل منٹگمری نے چارج سنبھالا اور جرمن فوج کو مصر سے دھکیلتا ہوا لیبیا کے راستے مشرقی تیونس تک لے آیا۔ نومبر 1940ء کو امریکن فوجیں افریقہ میں اتریں تو اس کے ساتھ ہی جرمن کو مکمل شکست سے دوچار کر دیا۔

جنگ عظیم دوم میں یہودیوں کا کردار۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت 61 کی تفسیر میں فرمایا:

''اس آیت کا تعلق پہلی آیات سے یہ ہے کہ ان میں آخری زمانہ کے خطرناک عذاب کو بطور مثال پیش کیا گیا تھا۔ اب اس آیت میں بتایا ہے کہ وہ عذاب اسراء والے کشف کا طبعی نتیجہ ہے کیونکہ اس عذاب سے اسلام کی ترقی وابستہ ہے اور اس کے بعد اسلام کی وسیع اور عالمگیر اشاعت مقدر ہے اور ساتھ ہی یہود کا ذکر کر کے یہ بتایا کہ یہ قوم بھی فتنہ ہے۔ یعنی وہ دوسرا فتنہ اس فتنہ گر قوم کے ذریعہ سے پیدا ہو گا۔''

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 358)

## 10۔ جنگی ہتھیاروں کا ذکر

انسان کو ہتھیاروں کی ضرورت شکار، اپنی حفاظت، نفاذ قانون، باہمی جنگی حالت، مجرمانہ حملوں سے تحفظ، کھیل کھیل میں استعمال کی مہارت، نمائش اور دیگر معاشرتی ضرورتوں کے لئے استعمال کرتا رہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان ہتھیاروں میں تبدیلیاں آتی چلی گئیں۔ اس طرح یہ پتھر اور لکڑی کے استعمال سے چل کر مختلف دھاتوں کے استعمال اور اب تو پلاسٹک کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ ابتدائے زمانہ وسطی اس زمانہ چھٹی صدی عیسوی میں باربیرین اور رومنوں نے کلہاڑیوں تلواروں اور نیزوں کا استعمال شروع کر دیا تھا۔ (History of weapons en.m.wikipedia.org) دسویں صدی عیسوی میں بازنطینی فوجی انجینئروں نے مسلمانوں کے زیر استعمال ہتھیاروں کو دیکھتے ہوئے اپنے

ہتھیاروں کو کافی ترقی دی تھی۔مسلمان اس معاملہ میں کافی آگے تھے اور مزید انہوں نے چین کے زیر استعمال تکنیک سے بھی استفادہ کیا مسلمانوں نے سب سے پہلے منجنیق کا استعمال شروع کیا اس کو انہوں نے منگولوں سے سیکھا، اس کے علاوہ مسلمانوں نے جہاں جہاں جنگیں لڑیں وہاں فتح یاب ہوئے اور وہاں شام، ایران، بازنطین کے جنگی ہتھیاروں اور تکنیک کو اختیار کرتے گئے اور بہت بھاری پتھر اس کے ذریعہ سے بہت دور دشمن پر گرائے جاتے۔ کچھ منجنیق کے ذریعہ مردہ گھوڑوں کو قلعہ بند دشمن پر گرایا جاتا، تاوہاں بیماریاں پھیل جائیں۔ چین میں یوں تو کافی بدامنی رہی مگر سانگ قبیلہ نے ایک اتحاد کی فضاء پیدا کی اور ان کے دور میں چین نے سلفر، کاربن کی مدد سے لگ بھگ 960ء میں گن پاؤڈر ایجاد کیا تھا۔ 1221ء میں چین نے گن پاؤڈر سے بم بنا کر چلانے شروع کر دیئے تھے۔ جبکہ 1282ء میں انہوں نے توپ بنالی تھی اور چودہویں صدی میں یورپ نے آتشیں ہتھیار کا استعمال شروع کر دیا تھا۔ یونانیوں نے ایک ایسا اہتمام کر لیا تھا کہ وہ اپنے بحری دشمن کی طرف آگ پھینکتے تھے جو پانی پر جلتی رہتی تھی۔ اس کو خاص طور پر قسطنطنیہ کے اوپر حملہ آور بحری جہازوں کے خلاف استعمال کرتے تھے۔ 1916ء تک محاذ جنگ پر فوٹو لینا قانوناً جرم تھا۔ اسی طرح فوجی چھاؤنی اور فوجی اہمیت کی تنصیبات اور مقامات کے علاوہ پل وغیرہ کی فوٹو لینا ممنوع تھا۔ مگر سیٹلائیٹ کے دور میں جاسوسی اور مخبری کے ذرائع بہت ہی ترقی کر گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ 4؍مارچ 1983ء کو ارشاد فرمایا:

''بڑے بڑے ملک جو دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں ایک دوسرے کو نشانہ بنائے بیٹھے ہیں اور وہ نشانے اس نوعیت کے ہیں کہ اگر رشین بلاک امریکن بلاک پر اچانک حملہ کر دے تو امریکن بلاک کے بم جو مقابلے کے لئے تیار بیٹھے ہیں وہ اس بات کا انتظار نہیں کریں گے کہ کوئی ان کو حکم دے تو وہ چلیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو جو ملک حملہ میں ابتدا کرتا ہے وہ لازماً جیت جائے گا۔۔۔ اگر سارا وائٹ ہاؤس ہی تباہ ہو جائے اور وہ لوگ جو فیصلوں کے مجاز ہیں وہ اچانک صفحہ ہستی سے مٹ جائیں تو کون حکم دے گا کہ جنگ شروع ہو چکی ہے، اس لئے جوابی حملہ کرو۔ اب ایک نیا سسٹم رکھا گیا ہے کہ مختلف علاقوں میں ایسے مزائل جو ہر وقت حملہ کے لئے تیار رہتے ہیں ان کو یہ آرڈر ہے کہ اگر تمہیں رکنے کا آرڈر نہ ملے تو تم نے چل پڑنا ہے۔۔۔ چنانچہ وہ علاقے جہاں یہ بم رکھے گئے ہیں وہاں کمپیوٹرز اور دیگر ذرائع سے ہر وقت یہ آرڈر جاری ہو رہے ہیں کہ بموں نے نہیں چلنا۔ نہیں چلنا، نہیں چلنا۔ اگر کسی وقت وہ کمپیوٹرز خراب ہو جائیں یا وہ علاقے اچانک تباہ کر دیئے جائیں تو یہ سارے بم از خود چل پڑیں گے پھر ان کو کوئی روک نہیں سکے گا۔''

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 136-137)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''جب آئن سٹائن سے پوچھا گیا کہ تیسری عالمگیر جنگ کن ہتھیاروں سے لڑی جائے گی؟ (یہ دوسری جنگ عظیم کے بعد کا واقعہ ہے) تو اس نے یہ جواب دیا تھا کہ تیسری جنگ کے ہتھیاروں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا لیکن میں یہ بتا دیتا ہوں کہ چوتھی جنگ ڈنڈوں اور پتھروں سے لڑی جائے گی۔''

(خطبات طاہر جلد دوم صفحہ 138)

## 11۔ جنگوں میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال

دشمن کو نیست و نابود کر دینے کی آشا اور خود کو ہر حال میں کسی خراش کی بھی خواہش نہ کرنا انسان کے جنگی جنون کا ثبوت ہے۔ جیو اور جینے دو، دنیا کو خلق خدا کے لئے ایک پر امن مقام بناؤ یہ سب باتیں بار بار بتانا پڑتی ہیں حالانکہ وہ جو فساد کو اپنا شیوہ بنائے ہوتے ہیں ان کی تعداد ہمیشہ ہی نسبتاً مُٹھی بھر ہی رہی ہے۔ موسمی مشکلات، قدرتی آفات، جنگلی حیات، کچھ اور زیادہ حاصل کرنے کی ہوس اور زندہ رہنے کی ضروریات نے انسان کو اور اہتمام کے ساتھ ہتھیاروں کی ایجاد کی طرف بھی راغب کیا۔ جنگی ہتھیاروں میں سے ان سطور میں کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال پر بات کی جائے گی۔

چھٹی صدی قبل مسیح میں اشوریوں نے دشمنوں کے کنوؤں میں زہر ڈالا۔ 1346ء میں تاتاریوں کی فوج میں طاعون پھوٹ پڑی تو وہ اپنے طاعون سے ہلاک شدہ فوجیوں کی لاشیں دشمنوں کی شہر پناہ کے اندر پھینک دیتے تاوہاں بھی بیماری پھوٹ پڑے۔ روسی فوجوں نے چیچک سے ہلاک شدہ اپنے فوجیوں کی لاشوں کو 1710ء میں اسی طرح سے اپنے دشمن سویڈن کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ برطانوی سرجیفرے ایمہرسٹ نے، فرانس کے لئے نرم گوشہ رکھنے والے انڈین کو چیچک کے مریضوں کے استعمال شدہ کمبل مفت تقسیم کیے۔ جنگ عظیم اول میں جرمن نے ایسے گھوڑے اور دوسرے جانور جو گلینڈر کی بیماری سے متاثر ہو چکے تھے اپنے دشمنوں کو بھجوائے۔ یہ ایک بیماری ہے جو گھوڑوں اور خچروں سے انسانوں کو لگ جاتی ہے۔ جنگ عظیم اول میں جرمن قطبی ہرن کا شکار کیمیائی ہتھیاروں سے کرتے اور اس کو روس جانے والی برطانوی ترسیل میں بھجواتے اور یہ کوئی اکا دُکا واقعات نہ تھے بلکہ ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت اس پر کام ہو رہا تھا۔ اپریل 1915ء کو جرمن نے پہلی مرتبہ زہریلی گیس کا استعمال کیا مغربی محاذ پر۔

ستمبر 1915ء کو جنگِ لُوس میں برطانوی فوجوں نے پہلی مرتبہ کیمیائی گیس کا استعمال پیدل فوج کے حملہ سے 40منٹ قبل کیا مگر اس گیس کا درمیانی اور بائیں جانب کا حصہ ناکام رہا اور ہوا کے ساتھ واپس برطانوی مورچوں کی طرف ہی آ گیا۔ 1945ء میں جاپان نے ہوائی جہازوں کے ذریعے طاعون زدہ پسو چین اور منچوریا پر گرائے جس کے باعث وہاں طاعون پھوٹ پڑی۔ اس کے علاوہ جاپان نے ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں جنگی قیدیوں پر کیمیائی تجربات کئے جاتے تھے۔

جو جان لیوا اور خوفناک نتائج کے حامل تھے۔ امریکہ نے 1931ء میں فورٹ ڈیٹرک میں کیمیائی ہتھیاروں سے متعلق کام شروع کیا۔ جس کو صدر نکسن کے حکم پر روک دیا گیا اور تمام کیمیکل کو ضائع کر دیا گیا۔ امریکہ کا ایک میڈیکل دفاعی پروگرام 1953ء میں شروع ہوا جو آج تک چل رہا ہے۔ 1972ء میں امریکہ اور کئی دوسرے ممالک نے ایک کنونشن پر دستخط کئے جس کے تحت ایسے کیمیکل پر تجربات کرنا، تیار کرنا، ذخیرہ کرنا اور استعمال کرنا ممنوع قرار دیا گیا مگر عملاً بہت سے ممالک اس کام میں مصروف ہیں۔ 1970ء میں لاؤس اور کمبوڈیا پر ہوائی حملہ سے مختلف رنگوں کے ایسے کیمیکل گرائے گئے جس کے زیر اثر جانور اور انسان غیر مربوط قویٰ کا شکار ہو گئے۔ 1971ء میں روس کے شہر یکاترین برگ میں حادثاتی طور پر ایک کیمیکل پھیل گیا جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے اور اس کے زیر اثر لوگ شدید بخار اور سانس کی دشواری سے دوچار ہوئے۔ 1978ء میں بلغاریہ نے اپنے ایک جلا وطنی کی زندگی گزارنے والے جیورجی مارکوف نامی شخص کو ہلاک کرنے کے لئے ایک چھتری استعمال کی جس کی نوک پر چھوٹی سی گولی تھی۔ چھتری کا کونہ اس کی پنڈلی پر مارا گیا جس کے چند دن بعد اس کی وفات ہو گئی البتہ پوسٹ مارٹم میں یہ بات سامنے آئی۔ ہندوستان کی ایک فیچر فلم رازی میں دکھایا گیا کہ ایک انڈین جاسوس اسی طرح پاکستانی فوجی افسر کو راہ سے ہٹاتی ہے، جبکہ اس کی موت کو ہارٹ اٹیک گردانا جاتا ہے۔

امریکہ 1950ء کے وسط میں ٹاکسک گیسز بنانے والے ممالک میں سرفہرست تھا، حالانکہ حکومت نے اعلان کیا ہوا تھا کہ ہم بائیولاجیکل ہتھیار نہیں تیار کریں گے۔ امریکہ میں ابھی تک دنیا کے انتہائی خوفناک اور مہلک ہتھیار کے ذخائر موجود ہیں جن میں شیلز، بم، بارودی سرنگیں جن میں سارین گیس اور مسٹرڈ گیسز بھری ہوئی ہیں موجود ہیں اور اس کے علاوہ اور زیادہ مہلک گیسز بھی موجود ہیں جو بہت زیادہ ٹاکسک ہیں کسی بھی کیمیکل کے مقابلہ میں جو عراق کے پاس ہو سکتا ہے۔

## امریکہ عراق جنگ اور کیمیائی ہتھیار

پینٹا گان کا شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دینے کا ایک اپنا طریق ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ جنگ عظیم اول میں اتحادی فوجوں کو بہت حیرت ہوئی جب امریکن فوجی گیس ماسک پہنے بغیر اترے حالانکہ فرانس اور برطانیہ کی طرف سے امریکہ کو بتا دیا گیا تھا کہ جرمن زہریلی گیس کا استعمال کر رہے ہیں۔ بہت بڑی تعداد میں امریکن فوجیوں کو جن کو زہریلی گیس کا سامنا تھا انہوں نے جنرل جان جے پرتینگ کو کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ کیمیائی جنگی ہتھیاروں کے پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دے

(Bio Terrorism, page42)

خلیج فارس میں لڑنے والے ریزرو فوجیوں کے دعوؤں کو کئی سالوں تک رد کرنے کے بعد آخر کار پینٹا گان کے ترجمان نے یہ بات قبول کی ہے کہ کچھ فوجی جو مشکوک قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ عراق جنگ میں کیمیائی ہتھیاروں سے دوچار ہوئے ہوں گے۔ عراق پر امریکن جنگ سے متعلق رچرڈ پرسٹن کا دعویٰ ہے کہ عراق کے پاس ایک لمبی قطار کیمیائی ہتھیاروں کی موجود ہے اور صدر صدام اس کو امریکن انسپکٹروں سے چھپا رہا تھا یہ کوئی امریکن جاسوسی کے ادارے کی بنائی ہوئی کوئی داستان ہے۔

(Bio Terrorism,page41)

دوسری طرف اگر ہم عراقی مؤقف کو سنیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ان انسپکٹروں کو اس لئے ملک میں داخل ہونے نہیں دے رہے کہ قطع نظر اس کے کہ عراق نے اقوام متحدہ کی قرار داد سے متعلق جو اقدام کئے ہیں اور قطع نظر اس کے کہ کس قدر عراقیوں کو ان پابندیوں کی وجہ سے زحمت اٹھانا پڑ رہی ہے، امریکہ عراق سے پابندیاں نہیں اٹھائے گا جب تک صدام حسین وہاں بطور صدر موجود ہے۔ اس لئے ضرورت ہی کیا ہے کہ تعاون کیا جائے۔ عراقی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ امریکن انسپکٹر اقوام متحدہ کی قرار داد پر عملدرآمد کو دیکھنے سے زیادہ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ وہ اُن ٹارگٹس کے متعلق جان لیں جہاں ہوائی حملہ کی صورت میں امریکن جہازوں نے بمباری کرنی ہے۔

(Bio Terrorism, page211)

(باقی آئندہ منگل ان شاءاللہ)

لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ مالٹا

# انسانیت کی خدمت ہماری پہچان

انسانیت کی خدمت کرنا اور دکھی چہروں پر مسکراہٹ لانا یقیناً ایک بہت ہی احسن عمل ہے۔ اسی طرح کم مالی وسعت رکھنے والوں یا وہ جو اپنی زندگی کے کسی مشکل دور سے گزر رہے ہوں کے ساتھ یکجہتی کرنا اور انہیں حوصلہ دینا بھی بہت اطمینان بخش طریق ہے۔

بلاشبہ انسانیت کی خدمت اسلام کی پہچان ہے اور مومنین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کی زندگیوں کو بہتر اور آسان بنانے میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ ’’تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔‘‘ (3:111)

اس قرآنی حکم کے پیش نظر، جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا بھر میں بنی نوع انسان کی زندگیوں میں خوشیاں لانے کے لیے ہمیشہ پرعزم رہتی ہے اور اسی عزم کے تحت جماعت احمدیہ مالٹا نے ایک بار پھر، خاص طور پر ماہ دسمبر کے دوران جسے مغربی دنیا میں تہوار کا مہینہ جانا جاتا ہے، چار فلاحی مراکز اور گھروں کا دورہ کیا اور دوستی اور یکجہتی کا ہاتھ بڑھایا اور وہاں پر موجود ضرورت مند لوگوں میں چاکلیٹ اور تحائف تقسیم کئے۔

یکم دسمبر 2022ء کو، جماعت نے ایک خیراتی گھر Fondazzjoni Sebh کا دورہ کیا جو بچوں، تشدد سے بچ جانے والی خواتین اور ان کے بچوں کو رہائشی خدمات فراہم کرتا ہے۔ 8/ دسمبر کو، جماعت نے Id- Dar-tal-Providenza کا دورہ کیا، جس کی بنیاد 1965ء میں معذور افراد کو خاندانی ماحول میں انفرادی رہائشی خدمات مہیا کرنے کے لئے رکھی گئی تھی جو ان کی صلاحیتوں کو بہتر اور زیادہ سے زیادہ بڑھاتی ہے تا کہ ان کی صلاحیتوں کو یقینی بنایا جا سکے۔ اسی طرح جماعت مالٹا نے منسلکہ جزیرہ Gozo میں رہنے والے تقریباً 50 ضرورتمند خاندانوں کے لئے اشیاء مہیا کیں۔

جماعت احمدیہ مالٹا نے San Blas Therapeutic Community-Caritas Malta کا بھی دورہ کیا، جو کہ منشیات کی بحالی کا ایک فلاحی مرکز ہے جو منشیات سے چھٹکارا پانے کی خواہش رکھنے والے افراد کو 24 گھنٹے موزوں ماحول فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ مالٹا کو ایک اور بحالی مرکز Sedqa – Komunità Santa Marija کا دورہ کرنے کا موقع بھی ملا۔ یہ حکومتی ادارہ منشیات سے چھٹکارا پانے کی خواہش رکھنے والے افراد کو 14 ماہ کا پروگرام مہیا کرتا ہے تا کہ وہ اس برائی سے پاک ہو کر ایک عام انسان کی طرح معاشرہ میں زندگی گزار سکیں۔ اس پروگرام کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کا مقصد رہائش کے ساتھ ساتھ جسمانی، ذہنی اور جذباتی بحالی کے ابتدائی مراحل سے لے کر معاشرے میں دوبارہ انضمام تک جانا ہے۔

مذکورہ بالا دو دوروں کے دوران ہمیں رہائشیوں سے ملنے، اور ان کے ساتھ کچھ خیالات شیئر کرنے کا موقع ملا جو ان کے لیے بحالی کے پروگرام کو کامیابی سے مکمل کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

خاکسار مبلغ سلسلہ مالٹا نے وہاں گفتگو کی اور اپنے دورہ کا مقصد اور اسلام احمدیت کا تعارف پیش کیا۔ اسی طرح قرآن و حدیث کی روشنی میں حوالہ جات بھی پیش کیے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نمایاں کرتے ہیں اور جو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اس لیے ذاتی اصلاح اور تبدیلی بہت ضروری ہے اور صحیح معنوں میں اس وقت ممکن ہے جب کوئی شخص خلوص نیت اور دیانتداری سے اس کے لیے آمادہ ہو اور کامل وفا کے ساتھ جدوجہد کرے۔ خاکسار نے بیان کیا کہ کچھ لوگوں کے لیے نشے کی عادت سے نکلنا مشکل امر ہوسکتا ہے لیکن یاد رہے کہ یہ ناممکن نہیں۔ لہٰذا انہیں ناامید نہیں ہونا چاہیے اور اپنے آپ کو مایوس نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ کی اس خوشخبری پر کامل یقین رکھتے ہوئے جدوجہد جاری رکھنی چاہئے کہ ’’اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں‘‘ (12:88)

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و احسان کے ساتھ یہ تمام پروگرام بہت ہی کامیاب رہے اور کئی ضرورت مند افراد اور خاندانوں کی زندگیوں میں خوشیوں اور ان کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کا باعث بنیں۔ مختلف اخبارات میں ان پروگراموں کی تفصیل شائع ہوئی، اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے بھی ہزاروں لوگوں تک جماعت کی خدمت انسانیت کا ذکر پہنچا۔ ایک ٹیلیویژن چینل نے جماعت کی خدمت انسانیت کے بارہ میں 30 منٹ کا انٹرویو بھی نشر کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ حقیر کاوش قبول فرمائے اور اپنے فضلوں، رحمتوں، برکتوں اور ثمرات سے نوازے۔ آمین

ان پروگراموں میں مکرم مصور احمد صاحب، مکرم حافظ وقاص احمد صاحب، مکرم حسن بشیر صاحب اور مکرم تنویر الظفر صاحب نے خصوصی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں کو جزائے خیر و اجر عظیم سے نوازے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ۔ آمین

مسعود احمد شاہد

# چاول

چاول اوریزا سٹایوا نامی پودے کا دالیہ بیج ہے جو گھاس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے یہ توانائی کا بڑا ذریعہ ہے اور عالم انسانی میں وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی غذا ہے خاص طور پر مشرقی، جنوبی، جنوب مشرقی ایشیا مشرق وسطیٰ اور لاطینی امریکہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مکئی کے بعد دنیا میں دوسری عظیم پیداواری فصل کی حیثیت رکھتا ہے ایک اندازے کے مطابق چاول انسانی خوراک کی ضروریات اور توانائی کے حصول میں سب سے بڑا ذریعہ ہے انسان اپنی تمام تر توانائی کی ضروریات کا پانچواں حصہ چاول سے پورا کرتے ہیں۔

افریقہ میں یہ روایتی خوراک کے پودے کی حیثیت رکھتا ہے چند سال سے افریقہ میں بڑے پیمانے پر چاول کو اہمیت دی جارہی ہے۔

## چاول کی کاشت

چاول عام طور پر سال میں ایک بار کاشت کیا جاتا ہے چاول کا پودا اپنی قسم اور مٹی کی خاصیت کی بنیاد پر 1 سے 1 اعشاریہ 8 میٹر بلند ہوسکتا ہے۔ چاول کی پیداوار ان ممالک میں زیادہ منافع بخش ثابت ہوتی ہے جہاں افرادی قوت سستی اور سالانہ بارشوں کا تناسب زیادہ ہو لیکن یہ کہیں بھی اُگایا جاسکتا ہے روایتی طریقہ کاشت میں کھیتوں کی آب پاشی کے بعد اس کی پنیری کاشت ہوتی ہے

## چاول کی پیداوار والے ممالک

چاول کی پیداوار والے ممالک میں چین پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد بالترتیب بھارت، انڈونیشیا، ویت نام، تھائی لینڈ، بنگلا دیش، میانمار، فلپائن، برازیل اور جاپان وغیرہ ہیں۔ پیداوار کے لحاظ سے پاکستان کا گیارواں نمبر ہے۔

## چاول کی اقسام

چاول کی کئی اقسام کاشت کی جاتی ہے جن میں سپر باسمتی، 385 باسمتی، اری 6 و دیگر اقسام ہیں۔ پاکستان کے سپر باسمتی چادل کے چین، ایران، برطانیہ جرمنی، ترکی، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات بڑے

خریدار ہیں۔

## پاکستان میں چاول

پاکستان میں چاول صوبہ پنجاب کے علاوہ سندھ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں بھی کاشت ہوتا ہے۔ اس فصل کی پیداوار کا اصل مرکز و محور صوبہ پنجاب کے اضلاع سیالکوٹ، نارووال، شیخوپورہ منڈی بہاؤالدین، گجرات، حافظ آباد، گوجرنوالہ چنیوٹ، جھنگ ہیں۔ جبکہ جنوبی پنجاب میں بھی گزارہ لائق چاول کی فصل کاشت ہوتی ہے۔ پنجاب میں موسم کی مناسبت سے ساون کے مہینہ میں کاشت کی جاتی ہے۔

صباح الدین بٹ۔ نمائندہ الفضل آن لائن سوئٹزرلینڈ

# مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ اور ہیومینٹی فرسٹ کے زیرِ اہتمام خدمتِ خلق تقاریب کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کے شعبہ ایثار اور ہیومیونٹی فرسٹ کو مؤرخہ 22/ دسمبر 2022ء کو نوشاتل شہر میں ایک ہی روز خدمت خلق کی دو مشترکہ تقاریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

## پہلی تقریب

پہلی تقریب کے لئے صبح 10:00 بجے مکرم ملک عارف محمود صاحب صدر مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ، مکرم نجم الحسن بخاری صاحب قائد ایثار، مکرم میاں ناصر صاحب قائد تحریکِ جدید معہ اپنی کمسن بیٹی عزیزہ شامہ اور نو احمدی Mr. Alexander Hosli پر مشتمل وفد نوشاتل اولڈ ہاؤس پہنچ گیا۔

ڈائریکٹر صاحبہ اولڈ ہاؤس Mrs. Evet اور انچارج ڈاکٹر صاحب نے وفد کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔

ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعت کے تیار کردہ نئے سال کی مبارک باد کے کارڈز دیئے جس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

اولڈ ہاؤس کی ڈائریکٹر صاحبہ اور انچارج ڈاکٹر صاحب نے مجلس انصار اللہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے آویزاں بینرز، پوسٹر اور تصاویر کی مدد سے دکھائی گئی خدمتِ انسانیت کی جھلکیوں اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوئے اور ان کے متعلق سوالات کئے جن کے جوابات محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے دیئے۔

اس کے بعد اولڈ ہاؤس کی ڈائریکٹر صاحبہ نے تین منزلہ عمارت کا وزٹ کروایا۔جس کے دوران کمروں میں موجود 70 کمزور اور ضعیف افراد کو چاکلیٹ اور پھولوں کا تحفہ پیش کرتے ہوئے نئے سال کی مبارک باد بھی دی گئی۔جس سے ان کے چہرے خوشی سے کھل اُٹھے۔

آخر پر ڈائریکٹر صاحبہ نے خدمت خلق کے اس عمل کو سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

## دوسری تقریب

خدا کے فضل سے اسی دن اسی شہر میں دوسری تقریب کے لئے 12:00 بجے یہ وفد رفاحی تنظیم ’’کاری تاس‘‘ کے ہال میں پہنچ گیا۔جہاں کاری تاس کے ڈائریکٹر صاحب نے وفد کا پر جوش استقبال کیا۔

جونہی مجلس انصار اللہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے بینرز اور پوسٹر آویزاں کئے گئے تو وہاں لوگوں کی آمد شروع ہوگئی۔

وہاں پرضرورت مند اور مالی مشکلات کے شکار افراد روزانہ سستا کھانا کھانے آتے ہیں۔

کھانے سے قبل کاری تاس کے ڈائریکٹر Mr. Sebastin Winkler نے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو اپنے ساتھ کھڑا کر کے حاضرین کو جماعت کا تعارف کروایا اور افریقہ میں جماعتی اور انسانی خدمات کا تذکرہ کیا۔

تعارف کے بعد احباب نے کھانا لینا شروع کیا اور حسب معمول کاؤنٹر پر کھانے کے پیسے دینے لگتے تو ڈیوٹی پر موجود شخص ہماری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا کہ آج کا کھانا احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے ہے جس پر وہ احمدی احباب کے پاس آکر بڑی محبت سے شکریہ ادا کرتے۔ بینرز اور پوسٹرز کو نزدیک جاکر دیکھتے اور ان کی تصاویر لیتے۔محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ انہیں ان کے تہوار کی مبارک باد دیتے اور ان کی خدمت میں جماعت کے شعبہ امورِ خارجہ کا تیار کردہ نئے سال کی مبارک باد کا خوبصورت کارڈ پیش کرتے۔

33 افراد کو جماعت کے تیار کردہ نئے سال کی مبارک باد کے کارڈز دیئے گئے اور یوں ایک ہی دن میں دو پروگراموں کے ذریعے ضلع نوشاتل میں جماعت کا امن اور انسانی ہمدردی کا خوبصورت پیغام پہنچانے کی سعادت ملی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ خدمت قبول فرمائے اور آئندہ بھی جماعت کو اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔آمین

## ’’تیری برکتوں کا یہ سال ہو‘‘

ہوں دُور جگ سے وبائیں سب، بھری محفلوں کا یہ سال ہو
مِٹیں نفرتیں، بڑھیں الفتیں، دلی چاہتوں کا یہ سال ہو

ہوں تِرے کرم کی یاں بارشیں نہ کہیں بھی رنج و ملال ہو
تیرے فضل کے نیچے مالکا تیری برکتوں کا یہ سال ہو

نہ نشان جنگ و جدال ہو، رہے امن و آشتی ہر طرف
ہو زندگی میں سکون و سُکھ مسرتوں کا یہ سال ہو

نہ کدورتیں نہ حسد رہے نہ دل میں بُغض و عناد ہو
ملے ہر کوئی دلی چاہ سے بڑی الفتوں کا یہ سال ہو

کریں جو دعا وہ قبول ہو ہر سمت خیر ہی خیر ہو
ہر ایک دل کو خوشی ملے خوشحالیوں کا یہ سال ہو

نہ جبر کریں یہاں حکمراں ہر ایک چَین سے جی سکے
جو ظلم کی چکی میں پِس گئے، اُن بیکسوں کا یہ سال ہو

سُن التجا تُو منیر کی تُو رحیم ہے تُو کریم ہے
تیری رحمتوں کی گھٹا تلے تیری شفقتوں کا یہ سال ہو

(منیر احمد باجوہ، ہیمبرگ جرمنی)

مرسلہ: مولانا عطاء المجیب راشد۔لندن

# غَلَط العام الفاظ کی درستی

قسط 3

| نمبر | غَلَط العام | درست ادائیگی |
|---|---|---|
| 1 | غُرْبَاء | غُرَبَاء |
| 2 | عُلْمَاء | عُلَمَاء |
| 3 | جُہْلَاء | جُہَلَاء |
| 4 | شُہْدَاء | شُہَدَاء |
| 5 | خُلْفَاء | خُلَفَاء |
| 6 | پاکستان کی عوام | پاکستان کے عوام |
| 7 | اِخْلَاق | اَخْلَاق |
| 8 | مُتَبَرِّکْ | مُتَبَرَّکْ |
| 9 | مُقَدِّس | مُقَدَّس |
| 10 | مُسْتَنِدْ | مُسْتَنَدْ |
| 11 | وَضُو | وُضُو |
| 12 | اَتْمامِ حجّت | اِتْمامِ حُجَّت |

شاہد احمد بٹ۔ مربی سلسلہ البانین ڈیسک، جرمنی

# شمالی مقدونیہ میں جماعت احمدیہ کے تیسرے مرکز کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے حقیقی اسلام کا پیغام دُنیا کے ہر ملک و قوم تک پہنچ رہا ہے اور تشنہ روحیں اس چشمہ سے سیراب ہو رہی ہیں۔ جنوب مشرقی یورپ کا ملک شمالی مقدونیہ بھی اُن خوش نصیب ممالک میں ہے جہاں احمدیت کا پودا ایک عرصہ سے لگ چکا ہے اور آہستہ آہستہ نشو و نما پا رہا ہے۔

شمالی مقدونیہ بلقان کا ایک landlocked ملک ہے جو چاروں اطراف سے دوسرے ممالک سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ملک 8/ ستمبر 1991ء کو یوگوسلاویہ کے ٹوٹنے کے بعد وجود میں آیا۔ ملک کی سرکاری زبانیں مقدونین اور البانین ہیں۔ مقدونین کا تعلق جنوبی سلاوی زبانوں سے ہے جو سلاوک زبانوں کی تین شاخوں میں سے ایک ہے اور بلغارین سے مماثلت رکھتی ہے۔ تازہ مردم شماری کے مطابق، ملک کی آبادی 1.8 ملین ہے، جن میں سے 58.44٪ سلاوک مقدونین ہیں، جب کہ دوسرا بڑا گروپ 24.3٪ البانین پر مشتمل ہے۔ ملک کا دارالحکومت Skopje ہے جب کہ دیگر اہم بڑے شہر علی الترتیب Bitola، Kumanovo، Prilep اور Tetovo ہیں۔

## جماعت کا قیام اور ترقی

شمالی مقدونیہ کے سب سے پہلے احمدی مکرم Bajazit Izinov بایازت ازینوو ہیں جنہیں 1984ء میں جرمنی کے شہر Aachen میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اگلے کچھ سالوں میں اُن کے رشتہ داروں میں سے بھی کئی افراد نے بیعت کر لی جن میں سے بعض بعد میں جماعت جرمنی کی طرف سے شمالی مقدونیہ میں بھیجے گئے تبلیغی وفود کا حصہ رہے اور اس طرح یہاں Berovo اور Pehchevo میں بھی کافی تعداد میں روما قوم سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا۔

ایک اَور قابل ذکر نام مکرم رمضان میمیتی صاحب کا ہے، جنہیں 1993ء میں جرمنی کے شہر Augsburg میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ رمضان صاحب کو شمالی مقدونیہ کے پہلے البانین احمدی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ موصوف 1998ء میں واپس اپنے وطن تشریف لے آئے۔ اُن کا گاؤں Opaja شہر Kumanovo کے قریب ہی ہے۔ اسی سال جرمنی سے ہی مکرم محمد زکریا خان صاحب مربی سلسلہ بھی چند دن کے لئے تبلیغی سفر پر یہاں تشریف لے آئے اور ایک مقامی ٹی وی چینل پر اُنہیں جماعت کا پیغام مؤثر انداز میں پیش کرنے کی توفیق ملی جس کے بعد جماعت کی سخت مخالفت ہوئی اور ہر مسجد میں جماعت کے خلاف جھوٹے اعتراضات اور پروپیگنڈا کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مکرم رمضان میمیتی صاحب کو پولیس نے تین دِن کے لئے حراست میں لے لیا اور بعد میں 27 دن تک روزانہ پولیس کے پاس حاضری دینی پڑی۔ اس طرح موصوف کو راہِ مولیٰ میں اسیری کا شرف حاصل ہوا۔

اپریل 1995ء سے مختلف مبلّغین، واقفینِ عارضی اور جرمنی میں مقیم مقدونین احمدیوں کے وقتاً فوقتاً یہاں تبلیغی وفود کی صورت میں آنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس کے نتیجہ میں مختلف قوموں سے لوگ آہستہ آہستہ جماعت میں شامل ہوتے رہے اور نظام جماعت کا مضبوط حصہ بنتے رہے۔ سال 2009ء میں مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ بوسنیا کو شمالی مقدونیہ کی زائد ذمہ داری دی گئی اور پھر سال 2013ء میں اُن کا تقرر بطور مرکزی مبلّغ و صدر جماعت مقدونیہ ہوگیا، اور وہ آج بھی اسی خدمت پر مامور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبے عرصہ سے کی جانے والی کوششوں کے نتیجے میں Berovo اور Pehchevo کے شہروں میں بہت سے روما اور ترک نژاد مسلمانوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اُن کی تربیتی ضروریات کے پیش نظر یہاں مراکز کا قیام عمل میں آیا اور 2020ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے Pehchevo میں باقاعدہ مشن ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

## Kumanovo میں جماعتی مرکز کا قیام

Kumanovo میں رمضان میمیتی صاحب کی فیلی 1998ء میں واپس آچکی تھی اور اُنہیں باقاعدگی سے جلسہ سالانہ جرمنی، البانیہ و کوسووا میں شامل ہونے کی سعادت بھی ملتی رہی۔ اِن سالوں کے دوران اُن کے بعض رشتہ داروں نے بھی بیعت کر لی، نیز البانین کے علاوہ روما قوم سے بھی بہت سے افراد نے اس شہر میں احمدیت قبول کی اور اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ یہاں باقاعدہ ایک مرکز ہونا چاہئے جہاں افرادِ جماعت نمازوں کے لئے اکٹھے ہوسکیں اور تبلیغی و تربیتی مساعی میں تیزی پیدا کی جاسکے۔ اس غرض کے لئے جب منظم طور پر کوشش کی گئی تو اللہ کے فضل سے بہت جلد ایک مکان کرایہ پر مل گیا۔ مالک مکان کو جب جماعت کا تعارف کروایا گیا اور مساعی وغیرہ بتائی گئی تو وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور بعد میں اپنے دوسرے مسلمان رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود اپنے معاہدہ پر قائم رہا۔ ماہِ نومبر میں چابی مل جانے کے بعد ایک کمرے کو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا جہاں قالین کا انتظام کیا گیا۔ عجب اتفاق ہے کہ کمرے کا رُخ بھی بالکل قبلہ کی جانب ہے۔ احباب جماعت کے ساتھ بیٹھنے کیلئے ایک بڑا کمرہ مخصوص کیا گیا ہے جہاں ایم ٹی اے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اسی کمرے کے دوسرے جانب باورچی خانہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک کمرہ بیڈ روم کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

مؤرخہ 11/ دسمبر 2022ء کو اس سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا تا کہ باقاعدہ اس نئے مرکز کا افتتاح کیا جاسکے۔ چنانچہ محترم وسیم احمد صاحب سروعہ، مبلّغ سلسلہ و صدر جماعت مقدونیہ کی صدارت میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تقریب کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیات 128 تا 130 کی تلاوت کی اور اُن کا ترجمہ

پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم مربی صاحب نے اُنہیں آیات قرآنیہ کی روشنی میں بتایا کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے باقاعدہ دُعاؤں سے خانہ کعبہ کی بنیادیں استوار کی تھیں، آج ہم بھی اُنہی دُعاؤں کے ساتھ اس مرکز کا باقاعدہ آغاز کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ اپنی رحمت کا اظہار کرتا ہے اور لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔ ہم احمدی خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضرت امام مہدیؑ کو قبول کرنے کی توفیق ملی، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور رسول کریم ﷺ کے اعلیٰ مقام کے اظہار کے لئے نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اسلام کی تمام تعلیمات کی مکمل پابندی کریں نیز حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد کی خبر اپنے عزیز و اقرباء اور اپنی قوم کے لوگوں تک پہنچائیں۔

مربی صاحب نے بتایا کہ علیٰحدہ مرکز بنانے کی وجہ یہی ہے کہ ہم اپنے احمدی مسلمان ہونے کے تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام احمدیت کے عقائد و تعلیمات پر خالص طریق سے عمل پیرا ہوسکیں۔ لہٰذا اب ہمارا فرض ہے کہ جہاں اس مرکز کو آباد کریں اور نماز باجماعت کا اہتمام کریں، وہیں اپنے ہمسایوں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں، اور اُن کے سامنے بہترین نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں۔ بعد ازاں اجتماعی دُعا ہوئی اور سب افرادِ جماعت نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ آخر میں سب نے مل کر کھانا تناول کیا اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس تقریب میں کل 20/ افراد شامل تھے جو شہر Kumanovo کے علاوہ Berovo, Pehchevo اور دارالحکومت Skopje سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریب میں 3/ زیر تبلیغ البانین دوست بھی شامل تھے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرکز کو شہر Kumanovo اور گرد و نواح میں اسلام احمدیت کی ترقی کی بنیاد بنادے اور افرادِ جماعت کو اخلاص اور تقویٰ میں بڑھائے۔ اللہ تعالیٰ نیک روحوں کو بکثرت اس پیغام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ یوکے 2023ء

جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ ممہدہ کے لئے داخلہ ٹیسٹ (تحریری امتحان و انٹرویو) 4/ اور 5/ جولائی 2023ء کو ان شاء اللہ جامعہ احمدیہ یوکے میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ میں شمولیت کے قواعد حسب ذیل ہیں:

## تعلیمی معیار

جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے A-Levels کا فائنل امتحان پاس کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواست دہندہ کیلئے A-Levels کے فائنل امتحان میں کم از کم تین مضامین میں B گریڈ اور جی سی ایس ای (GCSE) کے مضامین میں 8 اور 9 گریڈ ہونا ضروری ہے۔ BTEC کے طریق تعلیم میں پاس کیا ہوا امتحان جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کیلئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

## عمر

جی سی ایس ای (GCSE) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 17سال اور اے لیولز (A-Levels) پاس کرنے والے طالب علم کی زیادہ سے زیادہ عمر 19سال ہونی چاہئے۔

## میڈیکل سرٹیفیکیٹ

درخواست دہندہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹر (GP) کی طرف سے میڈیکل سرٹیفیکیٹ انگریزی زبان میں درخواست کے ساتھ منسلک ہونا چاہئے۔

## تحریری ٹیسٹ و انٹرویو

درخواست دہندہ کا ایک تحریری ٹیسٹ اور ایک انٹرویو ہوگا۔ جس میں سے ہر دو میں پاس ہونا لازمی ہے۔ انٹرویو کیلئے صرف اسی امیدوار کو بلایا جائے گا جو تحریری ٹیسٹ میں کامیاب قرار پائے گا۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کیلئے قرآن کریم ناظرہ، نصاب وقف نو اور انگریزی و اردو زبان لکھنا، پڑھنا اور بولنا بنیادی نصاب ہوگا۔ تاہم ترجمہ قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور عام و دینی معلومات کے بارہ میں بھی امیدوار کا اس طور پر جائزہ لیا جائے گا کہ ان چیزوں میں بھی اس کا مناسب حد تک علمی رجحان موجود ہے یا نہیں۔

## درخواست دینے کا طریق

متعلقہ درخواست فارم پر درج ذیل دستاویزات کے ساتھ ہی قابل قبول ہوگی، نامکمل درخواست پر کارروائی نہیں کی جائے گی:

1۔ درخواست فارم مع تصدیق نیشنل امیر صاحب۔

2۔ درخواست دہندہ کی صحت کی بابت میڈیکل سرٹیفیکیٹ (بزبان انگریزی)۔

3۔ جی سی ایس ای/ اے لیولز کے سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔ نتیجہ کے انتظار کی صورت میں سکول یا ٹیوٹر کی طرف سے متوقع گریڈز (Projected Grades) پر مشتمل خط۔

4۔ پاسپورٹ کی مصدقہ نقل۔

5۔ درخواست دہندہ کی ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو۔

6۔ درخواست دہندہ کے برتھ سرٹیفیکیٹ کی مصدقہ نقل۔

## متفرق ہدایات

1۔ درخواست میں امیدوار کے نام کے سپیلنگ وہی لکھے جائیں جو پاسپورٹ میں درج ہیں۔

2۔ مصدقہ درخواست جامعہ احمدیہ یوکے میں 30/ مئی 2023ء تک پہنچنی لازمی ہے، اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر کارروائی نہیں کی جائے گی۔

3۔ جامعہ احمدیہ یوکے کا ایڈریس درج ذیل ہے:

Jamia Ahmadiyya UK

Branksome Place,

Hindhead Road,

Haslemere

GU27 3PN

Tel:+44(0)1428647170

Tel:+44(0)1428647173

Mob:+44(0)7988461368

Fax:+44(0)1428647188

4۔ رابطہ کیلئے جامعہ احمدیہ کے اوقات سوموار تاہفتہ صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک ہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)

# ایڈیٹر کے نام خط

## الفضل آن لائن کو ’’نیا سال مبارک ہو‘‘

**مکرمہ عفت وہاب بٹ۔ ڈنمارک سے لکھتی ہیں:**

خاکسار کا تعارف الفضل آن لائن سے کچھ زیادہ پرانا نہیں۔ خاکسار کو پاکستان چھوڑے لمبا عرصہ ہونے کی وجہ سے روزنامہ الفضل سے متعارف ہونے کی توفیق نہ مل سکی۔ بے شک یہ ایک نہایت ایمان افروز اور علمی کاوش ہے جس کے لئے محترم ایڈیٹر صاحب اور آپ کے جملہ معاونین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خاص دعاؤں اور توجہ کی بدولت روز افزوں ترقی کی منازل طے کرنے والے اس اخبار کو مزید چار چاند لگائے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

روزانہ صبح اس پیارے اخبار کا انتظار ہوتا ہے اور پہلی فرصت میں اس کو کھولنا اور آگے احمدی احباب کی خدمت میں بھجوا کر اگلے دن کا انتظار شروع ہو جاتا ہے۔

سال 2023ء میں داخل ہو چکے ہیں۔ جہاں خاکسار گزرے سال میں اس اخبار کی کامیابی پر آپ کو اور آپ کے عملے کو دلی مبارک باد پیش کرتی ہے وہاں اپنے پیارے احمدی بہن بھائیوں سے یہ گزارش بھی کرنا چاہتی ہے کہ جہاں نئے سال میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے درد دل سے دعائیں کریں وہاں ہمیں اس بابرکت اخبار اور دوسرے جماعتی رسالہ جات اور اخبارات کی اعانت کا حق ادا کرتے ہوئے ان کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور ان سب مضامین کو پڑھ کر آگے اپنی اولادوں کو سمجھانے اور اس میں قلمی معاونت کرنے کی مخلصانہ کاوش کو تیز تر کرنے کا عہد کرنے اور اس کام پر سنجیدگی سے توجہ دینے کا عہد کرنا چاہئے۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے اور اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کی اسلام احمدیت سے جڑے رہنے اور فدایان احمدیت کی فوج بنانے میں اہم کردار رکھتی ہے۔حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک نہایت فکر انگیز نصیحت یہاں بیان کرنا چاہوں گی جو آپ نے الفضل اخبار کی ترویج کے لئے جماعت کو کی آپؓ فرماتے ہیں کہ:

’’سب سے مقدم چیز تو ’’الفضل‘‘ ہے۔ الفضل روزانہ کا اخبار ہے اور الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جس کے ذریعہ سے ساری جماعتوں تک آواز پہنچتی ہے لیکن متواتر ہم کو آجکل یہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ کئی جماعتیں ایسی ہیں کہ ساری جماعت میں ایک بھی الفضل نہیں پہنچ رہا حالانکہ چھوٹی جماعتیں آپس میں چندہ اکٹھا کر کے اور آپس میں مل کر ایک ایک اخبار خرید سکتی ہیں۔ درحقیقت دو ہی چیزیں ہیں جو قوم کی ترقی پر دلالت کرتی ہیں ایک اخبار اور ایک ریلوے کا سفر یا لاری کا سفر۔ جو قوم سفر زیادہ کرتی ہے وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے اور جس قوم میں اخبار زیادہ چلتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے کیونکہ اخبار پڑھنے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اس شخص کی روح نچلی نہیں بیٹھ سکتی اس کے اندر ایک اضطراب پایا جاتا ہے۔ اخبار کیا کرتا ہے؟ وہ ہر روز ہم کو ایک نئی خبر دیتا ہے جس دن اخبار نہیں آتا تو لوگ جس طرح افیون نہیں کھائی ہوتی گھبراتے پھرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں دنیا کے انقلاب کا پتہ نہیں لگتا اور جو شخص انقلاب کی جستجو کرتا ہے درحقیقت اس کے اندر بھی ایک انقلابی مادہ پایا جاتا ہے۔ تو قوم کی ترقی کا اگر کسی شخص نے اندازہ لگانا ہو تو دو چیزیں دیکھ لے کہ وہ قوم کتنا سفر کرتی ہے اور اخبار کے ساتھ اس کو کتنی دلچسپی ہے۔

میں جب فلسطین گیا تو اس وقت یہودی سارے ملک کی آبادی کا دسواں حصہ تھے اور دسواں حصہ عیسائی تھے اسّی فیصدی مسلمان تھے لیکن ریلوں میں مَیں نے سفر کر کے دیکھا کہ یہودی ہوتا تھا قریباً ستّر فیصدی اور عیسائی پندرہ بیس فیصدی اور مسلمان ہوتا تھا دس فیصدی۔ میرے پاس ایک سفر میں ایک یہودی آیا وہ ریلوے کا افسر تھا میں تو اس سے واقف نہ تھا نہ پہلے کبھی ملا معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے ہماری ٹوہ رکھی تھی۔ وہ آیا اور اس نے کہا کہ میں نے آپ سے ملنا ہے وہیں کمرہ میں آ کر بیٹھ گیا کہنے لگا کہ میں ریلوے کا افسر ہوں اور شام وغیرہ جاتے وقت بارڈر کی نگرانی میرے سپرد ہے میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں میں نے کہا کہو۔ کہنے لگا میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے مخالف کیوں ہیں؟ میں نے کہا کہ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں مخالف ہوں؟ کہنے لگا میں سن رہا ہوں کہ آپ ہمارے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں مخالفت کروں یا کچھ کروں (اس وقت میں نے یہی بات کہی کہ) میری مخالفت تم جانے دو میں نے یہاں جو نظارہ دیکھا ہے چنانچہ ریل پر دیکھ لو ابھی چلو اس وقت اسٹیشن پر (اس وقت گاڑی چل چکی تھی) جب اگلا اسٹیشن آئے گا سو وقت دیکھ لینا کہ ستّر فیصد یہودی بیٹھا ہوا ہے۔ پندرہ فیصدی عیسائی بیٹھا ہوا ہے باقی دس فیصدی اسّی فیصدی کا نمائندہ بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں مخالفت کروں یا کوئی کرے جب تک مسلمان اپنا نظریہ نہیں بدلیں گے اپنے حالات نہیں بدلیں گے اپنا طریقہ نہیں بدلیں گے جیتنا تم نے ہی ہے انہوں نے تو جیتنا نہیں۔ گھبراتے کس بات پر ہو؟ اور پھر یہ ہی ہوا آخر اس قوم میں جو باہر نکلتی ہے بھاگی پھرتی ہے کوئی نہ کوئی بے کلی کی وجہ ہوتی ہے یونہی تو نہیں لوگ گھروں سے باہر نکل کھڑے ہوتے۔ ان کے اندر ایک جوش ہوتا ہے ایک ارج (URGE) ہوتی ہے پیچھے سے کہ چلو چلو چلو اور وہ چلو چلو کی ارج (URGE) کے ماتحت چل پڑتے ہیں اور پھر ان کا بچہ بڑا ہر ایک اس میں کام کرتا ہے۔ امریکنوں کو دیکھ لو ساری دنیا کا سفر کرتے پھریں گے پہلے انگلستان والے کرتے تھے اور اب ان میں کمی آ گئی ہے اب امریکن ہیں کہ ساری دنیا میں گھومتے پھرتے ہیں۔ کسی زمانہ میں عرب میں یہ رواج تھا بلکہ اب بھی یہ بات حجاز کے لوگوں میں کسی قدر پائی جاتی ہے اب بھی وہ دنیا کے سارے اسلامی ملکوں کے باشندوں سے زیادہ غیر ملکوں میں پھرتے ہوئے نظر آ جائیں گے۔ کیونکہ دھکا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لگایا تھا اور گاڑی چلائی تھی وہ اب بھی رینگتی چلی جاتی ہے چودہ پندرہ سو سال ہو گئے مگر گاڑی ساکن نہیں ہوئی تو اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے، کتنا اضطراب ہے اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخبار کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کریں۔‘‘

(انوارالعلوم جلد 25 صفحہ 6-8)

خدا تعالیٰ کے ہم پر کس قدر فضل اور احسانات ہیں کہ اب ہم ایک انگلی کی جنبش سے اپنے بہت سے کام کر سکتے ہیں چھوٹی چھوٹی ذمہ داریوں کو نبھا سکتے ہیں آیئے اس نئے سال کی آمد پر ہم سب خدا تعالیٰ سے مدد اور توفیق کے لئے دعا مانگیں کہ ہم اپنے سلسلہ کی ترویج کے لئے ہر قسم کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں اور آنے والا سال پہلے سے زیادہ ترقیات کا دروازہ کھولنے والا ہو۔ آمین

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: منیب احمد چٹھہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن پولینڈ

# جماعت احمدیہ پولینڈ کا دعاؤں سے نئے سال کا آغاز

## نیشنل عاملہ پولینڈ کی سال نو میں پہلی عاملہ میٹنگ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ پولینڈ نے پولینڈ کے دارالحکومت وارسا (Warsaw) میں واقع مشن ہاؤس میں سال 2022ء کا اختتام اور نئے سال 2023ء کا آغاز دعاؤں اور نمازوں سے کیا۔جس میں وارسا کے علاوہ پورے ملک سے احباب و خواتین کوشمولیت کی دعوت دی گئی۔ دور سے آنے والوں کے لئےمشن ہاوس میں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔اس پروگرام میں شمولیت کے لئے رشید احمد اُن کی اہلیہ اور اُن کا بیٹاحزقیل احمد Lodz شہر سے 120 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مشن ہاوس پہنچے۔ 31/ دسمبر 2022ء بروز ہفتہ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد تمام احباب و خواتین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اسلامی روایات اور تاریخ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔جس میں انصار 3۔ خدام 3۔اطفال 1۔لجنہ 4۔ناصرات 1۔بچے 2۔ٹوٹل 14 افراد نے شرکت کی۔

نئے سال کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کا ٹائم 5:40 اور نماز فجر کا ٹائم 6:15 تھا۔نئے سال کا آغازخصوصی دُعاؤں سے کیا گیا۔ نماز کے بعد درس ہوا۔ نماز تہجد اور نماز فجر کی حاضری درج ذیل ہے۔انصار 3۔ خدام 2۔ لجنہ 3۔ناصرات 1۔ٹوٹل حاضری 9۔ تھی۔

01/ جنوری 2023ء کو دوپہر 12:30 بجے نیشنل عاملہ کی میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں خاکسارمربی سلسلہ نے تمام موجودسیکرٹریان کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نئے سال کے پروگراموں کی منصوبہ بندی کی اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے آمدہ عاملہ ممبران کے لئے حلف نامہ اُردو اور پولش میں پڑھ کر سنایا گیا۔ نیز اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور موجود ممبران سے عہد نامہ پر دستخط کروائے۔ یہ میٹنگ 3:30 بجے تک جاری رہی اس کے بعد نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کیں۔اس طرح اس روحانی پروگرام کا اختتام ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام دُعائیں قبول فرمائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پولینڈ کو بے شمار ترقیات سے نوازے اور یہاں جماعت کی رونقیں بڑھاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

# فقہی کارنر

## کیا اذان جماعت کے لئے ضروری ہے

سوال: کیا اذان جماعت کے لئے ضروری ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

ہاں اذان ہونی چاہئے لیکن اگر وہ لوگ جنہوں نے جماعت میں شامل ہونا ہے وہیں موجود ہوں تو اگر اذان نہ کہی جائے تو کچھ حرج نہیں۔ لوگوں نے اس کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے مگر میں ایک دفعہ حضرت صاحب کے ہمراہ گورداسپور کو جارہا تھا راستہ میں نماز کا وقت آیا عرض کیا گیا کہ اذان کہی جائے؟

فرمایا کہ احباب توجمع ہیں کیا ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ایسی صورت ہو تو نہ دی جائے ورنہ اذان دینا ضروری ہے کیونکہ اس سے کسی دوسرے کو بھی تحریک نماز ہوتی ہے۔

(روزنامہ الفضل 19/ جنوری 1922ء صفحہ 8)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

# دعا کا تحفہ

## نیند سے بیدار ہونے کی دُعا

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوکر یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہوگا۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 122)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

# ایک سبق آموزبات

## بچوں سے سیکھیے

کہتے ہیں بچے آپ سے وہ باتیں بہت کم سیکھتے ہیں جو آپ انہیں سکھانا چاہتے ہیں اور وہ باتیں زیادہ سیکھ جاتے ہیں جو آپ کا رویہ اور کردار ان پر ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ بچوں سے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں تو یہ بات ضرور سیکھیں کہ آپ میں تحمّل اور برداشت کتنی ہے کیونکہ تحمّل اور برداشت ہی دراصل ایک بڑے اور بچے کا فرق ہے۔

(مرسلہ: کاشف احمد)

| 24/ جنوری 2023ء | | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | | 05:41 | 18:05 |
| مدینہ منورہ | 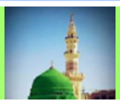 | 05:45 | 18:01 |
| قادیان | | 06:02 | 17:55 |
| ربوہ | | 05:42 | 17:35 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 06:22 | 16:39 |